مسائل و فضائل

ماہ رمضان و روزہ

از

شہزادۂ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء مفتیٔ اعظم

حضرت علامہ شاہ محمد مصطفے رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی

۲۶- کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

فروغ اہل سنت کے لئے امام اہل سنت کا دس نکاتی پروگرام

﴿۱﴾ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

﴿۲﴾ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

﴿۳﴾ مدرسین کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں۔

﴿۴﴾ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے۔ معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

﴿۵﴾ ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً و مناظرۃً اشاعت دین و مذہب کریں۔

﴿۶﴾ حمایت مذہب و رد بد مذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔

﴿۷﴾ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

﴿۸﴾ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

﴿۹﴾ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

﴿۱۰﴾ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ ”آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا“ اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد ۱۲، ص ۱۳۳)

Raza Academy

26, Kambekar Street, Mumbai-3

Ph.: 022- 56342156

سلسلہ اشاعت ۳۶۰

بموقع صدسالہ عرسِ مبارک

حضور سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی

مسائل و فضائل

ماہ رمضان و روزہ

از

تاجدار اہل سنت امام الفقہاء مفتی اعظم شہزادۂ اعلیحضرت
حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری، نوری، قدس سرہٗ

ناشر

رضا اکیڈمی

۲۶/کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

سلسۂ اشاعت

نام کتاب: مسائل وفضائل (ماہ رمضان وروزہ)

مصنف: مفتی اعظم حضرت علامہ محمد مصطفےٰ رضا خاں نوری، بریلوی

تصحیح: مولانا مفتی سید شاہد علی حسنی رضوی، رامپوری

تحریک: مولانا الحاج محمد سعید نوری

صفحات: ۱۶

سنہ اشاعت: صفر المظفر ۱۴۲۵ھ/ مارچ ۲۰۰۴ء

کمپوزنگ: مولوی محمد انور رضا بریلوی، عتیق احمد حشمتی پیلی بھیتی

ناشر: رضا اکیڈمی ۲۶ رکامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

باہتمام: مولانا محمد شہاب الدین رضوی

ملنے کے پتے

شاہ برکت اللہ اکیڈمی

رضانگر، سوداگران، بریلی شریف فون نمبر 0581-2552278-2550087

نوری کتب خانہ۔ لال مسجد، رامپور شریف ۲۴۴۹۰۱ یوپی انڈیا۔

کتب خانہ امجدیہ ٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

مسائلِ ضروریہ رمضان المبارک اور روزے کی فضیلت

یہ ماہ مبارک بڑی برکت اور بہت فضیلت والا ہے مبارک وہ جو اس کی خیر و برکت حاصل کرے اور محروم اور پورا محروم وہ ہے جو اس سے محروم رہے اللہ و رسول کا بہت محبوب ماہ ہے اس کے بیان فضیلت کو یہ بس ہے کہ اس میں سرچشمۂ فضائل و برکات قرآن نازل ہوا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ۱؎ ماہ رمضان وہ جس میں اتارا گیا قرآن۔

احادیث اس کے فضائل سے گونج رہی ہیں۔ اس میں آسمانِ جنت ورحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ میں مسلمان کی موت شہادت ہے اس ماہ میں مستحب کام کا ثواب اور ماہ کے فرض جیسا اور فرض ایسا جیسے اور دنوں کے ستر فرض، اس میں ایک رات ایسی ہے جو بفرمانِ قرآن ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ روزہ گناہوں کا کفارہ ہے، روزہ کا ثواب بے حساب ہے، روزہ دار کی دعاء بوقت افطار رد نہیں ہوتی اور روزہ دار کے اگلے گناہ بخش

۱؎ پ۲، سورۂ بقر، ع۷، آیت ۱۸۴۔

دیئے جاتے ہیں۔ جنت کا ایک دروازہ ریان روزہ داروں ہی کے لئے ہے۔ بے عذر رمضان میں علی الاعلان کھانے پینے والے کے لئے حاکم اسلام کو قتل کا حکم ہے۔ آہ۔آج کتنے بے غیرت لوگ برسر بازار رمضان کی حرمت کو پامال کرتے ہیں۔

چاند کی رویت

شعبان سے ذی الحجہ تک ان پانچ ماہ کا چاند دیکھنا واجبِ کفایہ ہے چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْخَیْرِ وَالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی۔

۲۹ / شعبان کو چاند دیکھیں نظر آئے تو روزہ رکھیں ورنہ تیس دن پورے کر کے یوں ہی ۲۹ / رمضان کو ورنہ تیس دن پورے کر کے عید کریں مَطْلَع صاف نہ ہو تو جنہیں چاند نظر آئے ان پر ادائے شہادت کہ میں نے اس ماہ کا آج چاند دیکھا لازم، جہاں ایسا کوئی نہ ہو جس کے حضور شہادت دیں تو وہاں کے مسلمانوں کو جمع کر کے شہادت دیں پھر مسلمان اس شہادت کو مان کر عمل کریں۔ عورت اگرچہ پردہ نشین ہو شہادت کو حاکم اسلام کے یہاں حاضر ہو خط، تار، اشتہار، اخبار، ٹیلفون، ریڈیو سب بیکار افواہِ بازار یا دو چار کا کہیں سے آکر کہہ دینا کہ فلاں جگہ چاند ہوا ہے۔ سب ناقابلِ اعتبار، رویتِ درکار ورنہ شہادتِ شرعیہ پر مدار مسلمان احکام شرعیہ پر چلیں اور اپنے قیاسات کو دخل

نہ دیں جب قوانینِ شرعیہ پر رمضان کا ہونا ثابت ہو تو روزہ رکھیں۔ جب شوال ہونا ثابت ہو عید کریں۔

روزہ کی حقیقت

دل، آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، زبان سب کا روزہ ہے۔ نہ کہ منھ بند رہے اور اعضاء گناہوں میں مشغول، امساکِ نفس از عصیان (نفس کو گناہوں سے روکنا) یہ روزہ تو ہر روز ہر آن کا ہے رمضان میں اس کے ساتھ دن بھر کھانے پینے جماع سے روکنا (نفس کو) حقیقی روزہ ہے خدا کی رحمت کے قربان کہ فرض محض اتنے سے ادا ہو جاتا ہے کہ نفس کو حلال امور سے روکے مگر جیسے نماز بے خضوع و خشوع بے روح ہے یونہی ایسا روزہ کہ منھ بندھا اور اعضاء گناہوں میں مشغول۔

روزہ کی نیت

نیت کا وقت غروب آفتاب سے ضحوۂ کبریٰ تک ہے ہر روزہ کے لئے ہر روز نیت لازم ہے۔ نیت زبان سے بہتر ہے۔ الفاظِ نیت شب سے کرے تو کہے:

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ هٰذَا۔

میں نے نیت کی کہ اس رمضان کا فرض روزہ کل رکھوں گا اللہ تعالیٰ کے لئے۔

اور دن میں نیت کرے تو یوں کہے:

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ هٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰهِ۔

میں نے آج اس رمضان کا فرض روزہ اللہ عزوجل کے لئے رکھا۔

یعنی صبح صادق سے نہ صرف اس وقت سے نیت کر کے سو گیا پھر شب میں اٹھ کر کھایا پیا تو پہلی نیت کافی ہے جدید کی حاجت نہیں۔ سحری نیت ہے جب کہ کھاتے وقت یہ ارادہ نہ ہو کہ روزہ نہ رکھوں گا۔

سنن و مستحبات

سحری کا وقت صبح صادق تک ہے۔ سحری کھانا سنت وموجبِ برکت ہے تاخیر سحری سنت ہے مگر اتنی نہ ہو کہ شک ہو جائے۔ سحری کھا کر اوپر لکھے الفاظ: نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَداً– الخ کہنا مستحب ہے سحری ضرور کی جائے اگر چہ ایک چلو پانی ہی میسر ہو۔

افطار

افطار میں جلدی سنت وموجبِ برکت ہے غروب کا غالب گمان ہونے پر افطار کرلیا جائے ابر میں جلدی نہ کی جائے نماز سے پہلے افطار کریں کھجور، چھوارے یہ نہ ہوں تو پانی سے ان تینوں سے درست ہے کھانے میں مشغول ہو کر نماز میں تاخیر نہ کریں مرد جماعت کھانے کی وجہ سے نہ چھوڑیں آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں۔

وقت افطار یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ فَاغْفِرْلِي مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ۔

تراویح

۲۰ رکعت ہر شب سنت مؤکدہ ہیں ہر غیر معذور مرد و عورت کے لئے جماعت بھی سنت مؤکدہ کفایہ ہے اور مسجد میں جو فضیلت ہے گھر میں جماعت کی وہ فضیلت نہیں۔ نیت سنت تراویح کریں یا قیام اللیل یا سنت وقت کی مطلق صلوٰۃ کی نیت نہ کریں تراویح کا وقت فرض عشاء کے بعد سے صبح صادق تک ہے قبلِ وتر پڑھیں یا بعدِ وتر مگر خلاف سے بچنے کو پہلے ہی پڑھیں۔ ہر چار رکعت کے بعد چار رکعت کی قدر استراحت مستحب ہے اسی عرصہ میں تین بار پڑھیں:

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقَدْرِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَايَنَامُ وَلَايَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔ اَللّٰهُمَّ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

چاہیں تو صرف کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھیں یا سُبْحٰنَ اللّٰهِ سُبْحٰنَ اللّٰهِ کہتے رہیں۔ قیام پر قدرت رکھنے والا بیٹھ کر نہ پڑھے کمزور شخص جس قدر کھڑے ہو کر ادا کر سکے کھڑے ہو کر پڑھے جس نے فرض جماعت سے نہ پڑھی وہ تراویح جماعت سے پڑھ لے وتر تنہا پڑھے تراویح کی قضا نہیں کہ دوسری شب میں آج کی پڑھ لیں گے۔

ختم قرآن کریم

تراویح میں ایک بار سنتِ مؤکدہ ہے، دوبارہ اور فضیلت، سہ بارہ افضل۔ تلاوت قرآنِ پاک پر اجرت لینا دینا حرام ہے۔ حافظ بے اجرت نہ مل سکے تو اس سے وقت مقرر کر کے وقت کی اجرت ٹھہرالیں اور صاف کہہ دیں کہ ختم قرآن کی کوئی اجرت نہ ہوگی پھر اسے بطور انعام جو چاہیں دیں۔ داڑھی منڈانے والے یا حد شرع سے کم کرنے والے فاسق ہیں۔ ان کو امام نہ بنایا جائے مسافر کو روزہ افضل ہے۔ مگر جبکہ اس سے بہت گرانی اور تکان لاحق ہو، ہونھی مریض جبکہ اس کا مرض اس سے بڑھے یا دیر پا ہو۔ نابالغ کے پیچھے تراویح جائز نہیں۔

اعتکاف

اکیسویں شب چاندرات تک پچھلے عشرہ اعتکاف مسجد جماعت میں سنت کفایہ ہے کہ شہر میں کوئی نہ کرے تو سب ملزم ٹھہریں گے۔

مفسدات

قصداً اگر روزہ یاد ہوتے ہوئے کھایا پیا، جماع کیا، بھول کر کھا پی رہا تھا روزہ یاد آنے پر سحری کھا رہا تھا صبح صادق ہونے پر منہ کا نوالہ یا گھونٹ نگل گیا تو روزہ جاتا رہا قضا و کفارہ دونوں واجب ہوگئے۔ کلی کرنے میں پانی حلق کے نیچے اتر گیا ناک میں پانی ڈالنے میں دماغ پر چڑ گیا قصداً منہ بھر کھانے یا پت خون کی قے

کی منہ بھر قے خود آئی اور چنے برابر یا زیادہ نگل لی چنے برابر یا زیادہ کھانا دانتوں میں اٹکا تھا نگل گیا ناک میں دوا سڑک لی۔ کان میں دوا یا تیل ڈالا حقنہ لیا صبح صادق کے قریب یا بھولکر جماع میں مشغول تھا۔ صبح ہونے پر یاد آنے پر الگ نہ ہوا۔ مباشرت فاحشہ کرنے، بوسہ لے نے چھونے سے انزال ہوگیا۔ حقہ بیڑی سگریٹ وغیرہ پینا۔ پان کھانا۔ اگرچہ پیک تھوک دے حلق تک نہ جائے۔ ان تمام صورتوں میں اگر روزہ دار ہونا یاد ہے۔ تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا واجب ہوگئی کفارہ نہیں جن کا روزہ فاسد ہو جائے ان پر اور حیض و نفاس والی پر جب دن میں پاک ہوں نابالغ پر جب دن میں بالغ ہو مسافر پر جب دن میں مقیم ہو واجب ہے کہ پورے دن روزہ دار کی طرح رہیں۔

مکروہات

جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ، کوسنا، ناحق ایذا دینا، بیہودہ و فضول بکنا، چیخنا چلانا، شطرنج، جوا، تاش وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیلنا یا کوئی تماشہ دیکھنا مباشرت فاحشہ عورت کا ہونٹ یا زبان چوسنا، اگر انزال یا جماع میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو عورت کا بوسہ لینا یا چھونا یا کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ پانی میں ریاح خارج کرنا، پچھنے لگوانا، بے عذر کسی چیز کا چکھنا چبانا، نیچے خوب زور دیکر استنجا کرنا، انجکشن لگوانا، ضعف کے اندیشے کی حالت فصد کھلوانا، بے عذر کسی چیز کے چکھنے یا چبانے سے مراد ہے یہ کہ حلق کے نیچے نہ جائے۔ شوہر یا

آقا کی بدمزاجی کی وجہ سے نمک چکھنے یا چھوٹے بچے کو کھلانے کے لئے جبکہ غیر روزہ دار نہ ہو یا نرم غذا نہ ہو تو کراہت نہیں، افطار کے وقت کھینچ کر حقہ پینا کہ حواس مین فتور آجائے حرام ہے۔ ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے اتنی کمزوری ہو جائے کہ روزہ توڑنا پڑے بگمان غالب معمار مزدور وغیرہ اتنا ہی کام کریں کہ روزہ رکھ سکیں، بھولکر کھانے پینے جماع کرنے ازخود قئے ہوجانے یا منہ بھر سے کم کرنے یا قئے کے ازخود لوٹ جانے یا بلغم کی قئے ہونے خوشبو سونگھنے، سر یا بدن پر تیل ملنے، سرمہ لگانے یا آنکھ میں دوا ڈالنے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں، مسواک کرنا روزے میں بھی سنت ہے۔

روزہ نہ رکھنے کے شرعی عذر

سفر شرعی، مرض بڑھنا یا دودھ پلانا حمل وخوف واکراہ ونقصان عقل و جہاد وایسا بوڑھا کہ روز بروز کمزور ہو نہ اب رکھنے پر قادر نہ بظاہر آئندہ قادر ہو سکے گا۔ ہر روزہ کے بدلے فدیہ دے۔ اگر گرمیوں میں نہ رکھ سکتا ہو تو اب افطار کرے جاڑوں میں روزہ رکھے۔ فدیہ دیتا رہا۔ پھر قادر ہوگیا تو قضا لازم۔ فدیہ صدقہ نفل ہوگیا۔

روزہ کا فدیہ

ہر روزہ کے بدلے ہر روز دونوں وقت مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلانا یا صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دینا۔

روزہ کا کفارہ

باندی غلام آزاد کرنا (یہ یہاں کہاں) یہ نہیں تو پے در پے ساٹھ روزے رکھنا اس کی بھی طاقت نہ ہو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا۔

صدقۂ فطر

مالکِ نصاب پر واجب ہے کہ اپنے اور اپنے بچوں کی طرف سے بریلی کی پکی تول سو کے سیر سے گیہوں پونے دو سیر اٹھنی بھر اوپر مسکین کو دے یا جو ساڑھے تین سیر ایک روپیہ بھر، قیمت بھی دے سکتا ہے اور یہی احسن ہے۔ صبح کو شب کا مطلقاً چھٹا یا ساتواں حصہ سمجھنا محض غلط ہے۔ عام جنتریوں میں صبح سے بہت پہلے منتہائے سحری لکھ دیتے ہیں۔ اور یہ خلاف سنت ہے۔ حد مُد تول سے گیہوں ۲ رکلو ۴۵ رگرام اور جو ۴ رکلو ۹۰ رگرام ہے۔

روزہ شک

اگر ۲۹ رشعبان کو بوجہ ابر وغبار رویت نہ ہو تو اگلے دن ۳۰ رشعبان ہی سمجھی جائے جب تک کہ ثبوتِ شرعی سے رویتِ ہلال ثابت نہ ہو تمام لوگ ضحوۂ کبریٰ تک کہ بریلی میں ۱۱ ربجکر ۴۱ رمنٹ پر ہے۔ بے نیت روزہ مثل روزہ دار رہیں۔ اگر ضحوۂ کبریٰ سے پہلے شرعاً رویت ثابت ہو جائے تو رمضان کے روزہ کی نیت کرلیں ورنہ کھا پی لیں اور اس کے بعد رویت ثابت ہوا گرچہ بعدِ رمضان تو

بعدِ رمضان ایک روزہ رکھیں۔ خواص اس دن کھالی نفل کی نیت سے روزہ رکھیں۔ یہ وہم بھی نہ لائیں کہ اگر آج رمضان ہے تو ہمارا یہ روزہ فرض ہے۔ نرے نفل کا قصد ہو۔ اگر ثبوت صحیح شرعی سے اس کا روزہ ثابت ہوجائے تو یہ روزہ خود ہی رمضان میں محسوب ہوگا۔

ترکیب نماز عید الفطر

پہلے یوں نیت کرے۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر کی واجب، چھ زائد تکبیروں کے ساتھ اس امام کے پیچھے کعبہ شریف کی طرف منہ کرکے واسطے اللہ تعالیٰ کے پھر کانوں تک ہاتھ لے جاکر تکبیر پڑھ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں پھر دو مرتبہ کانوں تک ہاتھ لے جاکر تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے پھر تیسری بار ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور بطریق معہود ایک رکعت پڑھے۔ دوسری رکعت میں بعد قرأت قبل رکوع تین مرتبہ کانوں تک ہاتھ لے جاکر تکبیر کہتا ہوا چھوڑ دے اور چوتھی مرتبہ کانوں تک ہاتھ لے گئے بغیر تکبیر کہہ کر رکوع کرے اور حسب دستور نماز پوری کرے نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے تمام مقتدی سنیں اور خاموش رہیں۔ خواہ خطیب کی آواز پہنچے یا نہ پہنچے بعد خطبہ دعا مانگیں۔ سلام مصافحہ معانقہ کریں۔

فتوی [١]

استفتاء:- اگر کسی شخص کے خون میں بہت زیادہ گرمی ہے اگر وہ روزہ رکھتا ہے تو اس کو بہت نقصان بڑھ جاتا ہے جس سے خون اور بدن اور زیادہ خراب ہوجائے گا تو ایسی صورت میں کیا کرے اور اگر اس شخص پر پہلے قضا کے بھی روزہ رکھنا واجب ہیں اور علاوہ اس کے آئندہ روزہ رکھنا ہیں تو ایسی صورت میں کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔

کیا ایک آدمی کو روزانہ کھانا کھلانے سے اپنے پچھلے روزوں کا کفارہ ہوسکتا ہے یا ایک سیر کچھ چھٹانک جیسا کہ دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ پر کفارہ ہوسکتا ہے یا کوئی اتنا غریب ہے کہ وہ تعداد ادا نہیں کرسکتا تو اس شکل میں ایک آدمی کو کھانا روزانہ کھلانے سے کفارہ ہوسکتا ہے۔ روزہ رکھنے کی شکل میں انتہائی تکلیف ہوتی ہے جس سے خون اور بدن دونوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے جس سے بدن بگڑ جائے گا۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے۔

شہر کہنہ از مکان مصطفےٰ علی خاں بریلی

الجواب:-

جب واقعی روزہ سے نقصان کا اندیشہ صحیح ہو جو تجربہ یا حکیم حاذق غیر فاسق کے یہاں سے معلوم ہو تو قضا کی رخصت ہوگی۔ اگر پچھلے اور ان روزوں کا جواب قضا کرے فدیہ دے اچھا ہے مگر جب صحیح تندرست ہوجائے تو پھر قضا ادا کرے فقط ایک آدمی کو کھانا کھلانے سے فدیہ ادا نہ ہوگا کہ روزے کا فدیہ بریلی کی تول سے (گیہوں) پونے دو سیر اٹھنی بھر اوپر کے ہوں فی روزہ ہے۔ اتنا فی روزہ دے خواہ

ایک کو خواہ چند کو تقسیم کر دے واللہ تعالیٰ اعلم ۔عالمگیری میں ہے۔ المریض اذا خاف علی نفسه التلف اوذهاب عضو یفطر با الاجماع ۔ وان خاف زیادة العلة وامتداده فکذلك عند نا وعلیه القضاء اذاافطر کذا فی المحیط ثم معرفة ذلك باجتها دالمریض غیر مجرد الو هم بل هو غلبة ظن عن امارة اوتجربة ریة اوباخبار طبیب مسلم غیر ظاهر الفسق کذافی فتح القدیر، والصحیح الذی یخشی ان یمرض بالصوم فهو کالمریض هکذافی التبیین۔ اگر مرض برابر ہے یہاں تک کہ موت آجائے اس صورت میں قضاء لازم ہی نہ ہوگی ورنہ اتنے دن کی لازم ہوگی جتنے دن صحت کے وقت موت تک ملیں گے۔

اس صورت میں کہ مریض صحت پائی اور قضا نہ کی کہ موت کی گھڑی آئی۔لازم ہے کہ وصیت فدیہ کرے اس کے ولی پر لازم ہوگا کہ جتنے دن کے روزوں کی (قضا) اس کے ذمہ لازم ہے ہر ایک مسکین کو نصف صاع گیہوں وہی پونے دو سیر اٹھنی بھر اوپر دے یا ایک صاع جو وغیرہ اگر مرنے والے نے وصیت نہ کی اور وارث اس کی طرف سے تبرعاً دے تو یہ بھی جائز ہے مگر بے وصیت ورثہ پر لازم نہ ہوگا۔

عالمگیریہ میں ہے۔لو فات صوم رمضان بعذر المرض اوالسفر واستدام المرض والسفر حتی مات لا قضاء علیه لکنه ان اوصی بان یطعم عنه صحت وصیته وان لم تحب علیه ویطعم عنه من ثلث ماله فان بری المریض اوقد م المسافروادرك من الوقت بقدرما فاته فیلزمه قضاء جمیع ما ادرك فان لم یصم حتی ادرکه الموت

فعلیه ان یوصی بالفدیة کذا فی البدائع ویطعم عنه ولیه لکل یوم مسکینا نصف صاع من براوصاعاً من تمراو صاعاً من شعیر کذا فی الهدایة فان لم یوص وتبرع عنه الورثة جازولا یلزمهم من غیر ایصاء والله تعالیٰ اعلم ۔ غریب ہے کہ روز نصف صاع گندم نہیں دے سکتا تو جتنے پر قادر ہوا اتنا دے جب نصف صاع گیہوں دیگا ایک روزے کا فدیہ ادا ہو جائے گا ۔فدیہ دینے پر قدرت رکھے اور ایک ساسب کا دے دے تو بھی ہوسکتا ہے اور موخر کر کے کہ رمضان کے بعد قدرت پائے دے دے یہ بھی ہوسکتا ہے یوں ہی باقساط واللہ تعالیٰ اعلم۔

استفتاء:-کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کا ایک دوست عرصہ سے باہر تھا اتفاق سے ملاقات ہوئی آپس میں خوشی وخرمی کے ساتھ مصافحہ ومعانقہ کئے غلبۂ محبت اس قدر بڑھا کہ زید بے خود ہوگیا اور فوراً انزال ہوگیا بحالت روزہ زید کہتا ہے کہ میرا کوئی خیال فاسد نہ تھا۔ جب یہ واقعہ ہوا تو متحیر ہوگیا آیا زید اور اس کے دوست پر کفارہ ہے یا نہیں۔ روزہ میں خرابی آئی یا نہیں زید اس کے دوست دونوں غریب ومفلس ہیں اور بیمار بھی ہیں خلاصہ حکم شرع ارشاد فرمائیں۔

از بریلی محمد جان پنجابی (مورخہ ۲۵ رمضان ۵۷ھ)

الجواب:-

اس صورت میں جسے مصافحہ یا معانقہ سے انزال ہوگیا اس کا روزہ فاسد ہو گیا اس پر اس کی قضا لازم کفارہ کا حکم نہیں اگر چہ مصافحہ معانقہ نہیں بشہوت بوسہ یا

مباشرت فاحشہ بھی ہوئی ہوتی عالمگیریہ میں ہے۔ اذاقبل امرأته وانزل فسد صومه من غير كفارة كذا فى المحيط وكذافى تقبيل الامة والغلام.........والمس والمباشرة والمصافحه والمعانقة كالقبلة كذا فى البحر الرائق۔ ہدایہ میں فرمایا۔ وان انزل بقبلة اولمس فعليه القضاء دون الكفارة لوجود معنى الجماع ووجود المنافى صورة او معنى يكفى لايجاب القضاء احتياطاً اما الكفارة فتفتقر الى كمال الجناية لا نها تندرئ بالشبهات كالحدود۔ فتح القدیر میں ہے۔ قوله اما الكفارة الخ فكانت عقوبة وهى اعلى عقوبة للا فطار فى الدنيا فيتو قف لزومها على كمال الجناية ولو قال با لواوكانا تعليلين وهوا حسن ويكون نفس قوله تفتقرالى كمال الجناية تعليلا اى لا تجب لا نها تفتقر الى كمال الجناية اذكانت اعلى العقوبات فى هذاالباب ولا نها تندرئ با لشبهات وفى كون ذٰلك مفطر اشبهة حيث كان معنى الجماع لا صورته فلا تجب۔ عنایہ میں ہے۔ لان لكفارة اعلى عقوبات المفطر لا فطاره فلا يعاقب بها الا بعد بلوغ الجناية نها يتها ولم تبلغ نها يتها لان ههنا جنا ية من جنسها ابلغ منها وهى الجماع صورةً ومعنىً۔ ہدایہ میں ہے۔ ولمباشرة الفاحشه مثل التقبيل۔ والله تعا تعالیٰ اعلم۔

فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہٗ